134045- کیتھولک مذہب کی عورت خاوند کو ناپسند کرنے کی وجہ سے طلاق لیکر مسلمان مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے

سوال

میرے عزیز بھا ئیو میں کیتھولک مذہب رکھنے والی عورت ہوں اور کئی برس سے شادی شدہ بھی میری خوبصورت سی دو بیٹیاں بھی ہیں، تقریبا پانچ برس سے میں اپنے خاوند کو پسند نہیں کرتی، لیکن طلاق کے متعلق کبھی سوچا بھی نہیں تھا، کیونکہ میرا دین اس کی اجازت نہیں دیتا.

پچھلے برس میں اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھ سکی اور ایک چھوٹی عمر کے مسلمان نوجوان کے ساتھ حرام تعلقات قائم کر بیٹھی، اور اس بنا پر کہ وہ ہمارے لیے ایک فلیٹ کرایہ پر لے میں نے اس کے ساتھ عرفی نکاح پر دستخط بھی کر دیے، لیکن جب اس کے خاندان والوں کو علم ہوا تو اس نے وہ کاغذ پھاڑ دیا، ہمارے یہ تعلقات صرف ایک ہفتہ رہے اور پھر میں نے توبہ کر لی، اور وہ بھی اس سے توبہ کر چکا ہے.

اور اس نے اب ایک مسلمان لڑکی سے منگنی کر لی ہے، اور مجھے بھی پچھلے ماہ ایک اچھا سا مسلمان شخص ملا جو شادی شدہ بھی ہے اور اس کے دو بچے بھی ہیں، اور بعض اوقات ہماری ڈیوٹی اکٹھی ہوتی ہے اور اچھے دوست بھی ہیں اور ہم اس دوسرے کے بہت قریب بھی ہیں، لیکن ابھی تک کوئی حرام کام نہیں کیا، میرے کچھ سوالات ہیں :

1 کیا میری پہلی عرفی شادی ابھی تک موجود ہے، ہم نے دو گواہوں اور ایک وکیل کی موجودگی میں شادی کی تھی، لیکن مجھے یہ علم نہ تھا کہ یہ حقیقی شادی ہے اور پھر میں شادی شدہ بھی تھی ؟

2 اب میں اپنے خاوند سے طلاق لینا چاہتی ہوں، کیونکہ میں اس سے محبت نہیں کرتی اور نہ ہی خاوند اور اپنی بچیوں کے ساتھ مسلسل جھوٹ بول سکتی ہوں ؟

3 اگر مجھے طلاق ہو جاتی ہے تو کیا میرے لیے اس اچھے مسلمان دوست سے اسلامی شادی کر کے دوسری بیوی بننا جائز ہے، اور عدت کی مدت کتنی ہوگی ؟

4 اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کی پہلی بیوی کہتی ہے اگر اس نے دوسری شادی کی تو وہ اس سے طلاق لے کر بچوں سمیت چلی جائیگی اس لیے میں آپ سے شادی نہیں کر سکتا، تو کیا اس کی پہلی بیوی کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے ؟

میں نے چاہتی کہ میری وجہ سے اسے تکلیف اور اذیت سے دوچار ہونا پڑے کہ وہ اپنے خاندان سے دور رہے، اور خاندان کو ملنے نہ جائے، میں نہ تو اس سے مال حاصل کرنا چاہتی ہوں اور نہ ہی میں اس کے خاندان کا خسارہ اور نقصان کرنا چاہتی ہوں اور نہ ہی اس کی پہلی بیوی کے ساتھ کوئی برائی کرنا چاہتی ہوں، اور نہ ہی میں اس پر غیرت رکھتی ہوں بلکہ میں تو اس کی دوسری بیوی بن کر اس کے ملک میں بھی رہنے کے لیے تیار ہوں اور بعض اوقات اپنے ملک آ جایا کرونگی تا کہ اپنی بیٹیوں کو مل لیا کروں.
اگر آپ اس موضوع میں میرا تعاون کرینگے تو میں آپ کی مشکور رہوں گی، اللہ تعالی آپ کی حسنات و نیکیوں میں اضافہ فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

آپ کا اسلام پر بھروسہ کرنے اور
اسلام کے احکام کے متعلق جاننے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا اسلام پر بھروسہ کرنا دین اسلام قبول کرنے کا باعث اور سبب بن جائے، اور آپ دین اسلام کے احکامات پر عمل کر کے اپنی زندگی بسر کریں، ہمیں آپ کی کلام سے یہ محسوس ہوا ہے کہ آپ حُسن اخلاق کی مالک ہیں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا یہ حسن خلق اللہ کے ساتھ بھی حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے کا سبب ہوگا، اور وہ اس طرح کہ آپ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں، اور جس دین پر اللہ تعالی راضی ہے اور اسے مکمل کیا ہے آپ بھی اسے ہی اختیار کرینگی اللہ تعالی نے اس دین کی حفاظت بھی فرمائی ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی کمی و زیادتی نہیں ہونے دی، اور اسے تغیر و تبدل سے محفوظ رکھا ہے.

دوم :

عرفی شادی جس نے آپ ک واس نوجوان کے
ساتھ مربوط کیا یہ باطل و ناجائز ہے، کیونکہ آپ شادی شدہ تھیں اور شادی شدہ عورت کا کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا صحیح نہیں.

اللہ سجانہ وتعالی نے حرام کردہ
عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{تم پر حرام کی گئیں ہیں تمہاری
پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے، اور حرام کی گئی ہیں شوہر والی عورتیں }.النساء (23–24).

یعنی شادی شدہ عورتیں بھی حرام ہیں
جو اپنے خاوند کے نکاح میں ہوں.

ہمیں تو اس جاہل قسم کے مسلمان شخص
سے بہت تعجب ہو رہا ہے کہ وہ اپنے دین سے اس حد تک جاہل ہے، چنانچہ اس شادی کی کوئی

قیمت نہیں، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسی شادی ہوئی ہی نہیں، اور جس دن سے یہ عقد ہوا تھا اسی وقت سے باطل ہے.

اس بنا پر آپ اس نوجوانکی بیوی ہی
نہیں ہیں.

سوم :

ہمارے دین اسلام جائز ہے کہ بیوی اگر
اپنے خاوند کوناپسند کرتی ہو تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور وہ اس کے ساتھ ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی، اور اگر وہ اس کے ساتھ رہتی ہے تو خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا باعث بنے گی، اور اس کے ساتھ اکثر جھگڑا ہونے لگے گا، اور اگر وہ اس کو طلاق نہیں دیتا تو پھر بیوی کے لیے ایک اور بھی حل ہے جسے ہمارے دین اسلام میں خلع کا نام دیا گیا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کو مہر واپس کرے گی پھر خاوند کو اسے طلاق دینے کا کہا جائیگا، تاکہ اس نقصان کو ختم کیا جا سکے جو خاوند کے ساتھ رہنے سے اسے ہو رہا ہے.

یہ حکم ہماری شریعت کے محاسن میں
شامل ہوتا ہے، اور اس طلاق کی مشروعیت کی بنا پر ہماری شریعت پر بہت طعن کیا جاتا ہے، حالانکہ واقع یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہماری شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے.

چنانچہ بعض اوقات تو ان جھگڑوں میں
طلاق بہترین حل ہوتا ہے جن میں صلح نہیں ہو سکتی.

جس طرح ہماری شریعت اسلامیہ نے مرد
کے لیے اس کا حل طلاق بنایا ہے، تو اسی طرح عورت کے لیے اس کا حل خلع بنایا ہے.

چنانچہ آپ شریعت اسلامیہ کے ان محاسن
پر غور کریں اور اپنی حالت کے متعلق سوچیں کہ آپ اس وقت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں، کیونکہ آپ کا دین طلاق کی اجازت نہیں دیتا، لہذا آپ یہ دیکھیں کہ کونسی
چیز حکمت و عقل کے قریب ہے؟

اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ چیز آپ
کو اسلام کے متعلق مزید تحقیق کرنے کی ترغیب دے گا، تا کہ آپ دین اسلام کی امتیازات
سے واقف ہو سکیں، اور یہ جان لیں گی یہی دین اسلام ہی دین حق ہے، چنانچہ دین اسلام
کے قبول کرنے کے لیے آپ کا شرح صدر ہو گا.

چہارم :

جب آپ کو اپنے خاوند سے طلاق ہو جائے
تو پھر آپ اس مسلمان شخص یا پھر کسی اور کے ساتھ شادی کر سکتی ہیں، لیکن اس میں ایک
شرط ہے کہ یہ شادی عدت گزرنے کے بعد ہو.

اور آپ کی عدت طلاق کی ابتدا سے تین
حیض ہے، یا پھر اگر آپ حاملہ ہوں تو وضع حمل، ہم یہاں تنبیہ کرتے ہیں کہ عدت کے
دوران شادی کرنا ہماری شریعت باطل ہے اور صحیح نہیں.

پنجم :

بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے
خاوند کو دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی کرنے سے روکنا جائز نہیں، اللہ سبحانہ و
تعالی نے مرد کے لیے چار عورتوں سے شادیاں کرنا مباح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
شادی کے لیے کسی دوسری عورت کو طلاق دینے کی شرط رکھنے سے منع فرمایا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2727) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1413).

یعنی جب مرد دوسری شادی کرنا چاہے تو
اس دوسری بیوی کے لیے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس
طرح وہ اپنی بہن پر زیادتی کا باعث بنے گی.

اور اسی طرح پہلی بیوی کے لیے بھی
جائز نہیں کہ وہ خاوند سے دوسری بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے، یا پھر بالکل اسے
شادی کرنے ہی نہ دے.

اس مسئلہ میں ہماری شریعت مطہرہ کا
حکم یہی ہے، لیکن اکثر لوگ اپنی جہالت یا دینی احکام کی تعظیم نہ کرنے کے باعث اس
حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب کرے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کی پریشانی دور فرمائے، اور آپ کو اس کی توفیق دے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور جس پر
راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.